جدید یہودی تہوار "عید فصیح" ایک وضاحتی بیانیہ

A Modern Jewish Festival Passover -A descriptive study-

Mian Mujahid shah
Ph.D. scholar Department of Islamic studies Abdul Wali khan University Mardan
Email: Khurasani1987@gmail.com
Maqsood ur Rehman
Ph.D. scholar Department of Islamic studies Abdul Wali khan University Mardan
Email:masood2121986@gmail.com

ISSN
2708-6577

Abstract

Passover is a famous festival of Jews, in Hebrew"Pesach" it means "the feast of freedom". It is celebrated by Jewish people in spring eight days progressive on the Jewish calendar in the month of Nissan (the first month of new year) through which they memories their exodus or emancipation from slavery of 400 years in Egypt or another world in this ritual they remember their ancient liberation from slavery which are gained by their ancestors in the era of Prophet Moses, it was 3500 ago.Why don't these religions agree to celebrate a day? Why do Jews change their calendar every 19 years? How important is the observance of religious rites, what is the role of Passover in the globalization of Judaism? How can the celebration of Passover bring about a cleaner society for children and ordinary citizens, especially by providing cleanliness? Research answers to such questions are beloved. In this research basically inductive method adopted, but at the same time it also includes the historical method of authenticity, the sub-standard of description and the method of reasoning. Passover is also celebrated in two religions (Judaism and Christianity). Therefore, there are many differences in the days of Eid between the two religions. Therefore, in this research, I would like to inform the followers of these religions that Let them provide an atmosphere of unity while keeping the differences in this global village.Secondly, I will reveal one thing about the followers of my religion, Islam, that not only the differences in the days of Eid in Islam but also other religions have the same problem. They do not raise this issue so much, so I would suggest to both my Muslim scholars and the people that they should refrain from such careless and unsolicited work in religious matters and should not exaggerate it in any way. Provide an atmosphere of unity without compromising the fundamentals.

Key Words: *Passover, Judaism, festival, globalization, modern era.*

عید فصیح: عید فصیح یہودیوں کا ایک بہت ہی مشہور تہوار ہے جسے عبرانی زبان میں "Pesach" یعنی آزادی کا تہوار کہا جاتا ہے۔[1] یہود اس تہوار کو اپنے کلینڈر کے مطابق نِسان(Nissan) کے مہینے میں مناتے ہیں جو ان کے کلینڈر میں نئے سال کا پہلا مہینہ ہوتا ہے اور بہار کے موسم میں مسلسل سات، آٹھ دن تک چلتا رہتا ہے جس کے ذریعے یہ لوگ اپنی غلامی سے آزادی کی یاد تازہ کرتے ہیں۔یہودیوں کی مشہور ہجرت سے چار سو سال پہلے جب یہ مصر میں آباد تھے اور دوسرے الفاظ میں یہ لوگ اس تہوار کو اپنے آباء و اجداد والی غلامی سے آزادی کیلئے مناتے ہیں جو پنتیس سو (3500)سال پہلے حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں انہیں دی گئی تھی۔[2] دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں، کچھ اس میں بڑے بڑے مذاہب اور کچھ چھوٹے مذاہب ہیں۔ان مذاہب کی ذیلی بہت سی اقسام ہیں۔ان کی عددی کثرت کی بنیاد پر سب سے پہلے نمبر پر عیسائیت ہے اور دوسرے نمبر پر اسلام ہے۔ مذکورہ دو مذاہب کے ساتھ ایک اور الہامی مذہب یہودیت ہے اور یہ تینوں ابراہیمی مذاہب بھی کہلائے جاتے ہیں۔ کیونکہ مذکورہ تینوں مذاہب سیدنا

براہیم علیہ السلام کی تقدیس کو مانتے ہیں۔لہذا ہم تیسرے مذہب کے ایک پہلو یعنی مذہبی تہوار "فصیح / فصح" کو بیان کرتے ہیں جو یہودی مذہبی تہوار ہے۔ یہودیت وہ مذہب ہے جس میں یہودی حضرت موسیٰؑ کی پیروی کرتے ہیں اور اپنے آپ کو خدا کے چہیتے مانتے ہے۔ یہودیوں کے دوسرے معروف عقائد کے مطابق جو ان کا عقیدہ ہے کہ ہم خدا کے چنے ہوئے ہے، مذکورہ عقیدے کے ہوتے ہوئے وہ دوسرے تمام لوگوں کو جو خدا کے قریب تر ہے ان کے قُرب کا انکار کرتے ہیں، تو ان میں وہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے قُرب اور رسالت کا بھی انکار کر بیٹھے ہیں۔ جو کہ غیر تحقیقی نظریہ اور عقیدہ ہے یہود کے ہاں خدا کے بارے میں بہت مختلف تصورات ہے، اسی طرح وحی، رسالت، دنیا، مذہب، انسانیت، ، مقدّس کتب، بعث بعد الموت، رسوم و تہوار، عبادات، اخلاقیات، تصوف، مذہبی معاشرتی تعلیمات، سیاسی تعلیمات اور اسی طرح دوسرے وہ تمام تعلیمات جو مذہب کے دائرے میں ہو، یہ تمام تر مختلف فیہ ہے تو جب یہود کی باہمی مذہبی اقسام کے اختلاف کا سوال ہوتا ہے تو جواب دیا جاتا ہے کہ تمام مذاہب میں ذیلی فِرق کے ہوتے ہوئے اختلاف کا ہونا لازمی ہے۔ مختلف لوگوں کے مختلف اذہان و افکار کی وجہ سے اور ایک دوسرے سے بعید رہنے کی وجہ سے ان میں باہمی اختلاف کا پایا جانا ضروری ہے۔[3]

مذکورہ تحقیق میں ہم یہودیوں کے اس جدید تہوار پر روشنی ڈالیں گے۔ یہاں پر بہت سے تہوار ہیں یہودیوں اور عیسائیوں کے بہت سارے تہوار ہیں، جو ان کے عقائد میں فرق بیان کرتے ہیں جو مختلف اوقات، مختلف سرگرمیوں میں منائے جاتے ہیں۔ جس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

Chanukah (Wednesday 27th December to Thursday 5th December

Fast of Tevet (Friday 13th December to 13th Friday December)

Tu B' Shevat (Thursday 16th January)

Purim (Saturday 15th March to Sunday 16th March)

Passover (Monday 14th April to Tuesday 22th April)

Second Passover (Wednesday 14th May)

Lag B' Omer (Tuesday 3rd June to Thursday 5th June)

The Three Weeks (Tuesday 15th July to Tuesday 5th August)

Rosh Hashanah (Wednesday 24th September to Friday 26th September)

The 15th of Av (Sunday 18th May)

Shavuot (Monday 11th August)

Shemini Atzeret And Simchat Torah (Wednesday 15th October to Friday 17th October

Yom Kippur (Friday 13th October to Saturday 4th October)

Sukkot (Wednesday 8th October to Wednesday 15th October)[4]

مذکورہ بالا یہودیوں کے بڑے بڑے تہوار ہیں۔ عید فصیح یا عید فطیر یا بے خمیر روٹی والی عید، یہودیوں کا ایک بہت ہی مشہور تہوار ہے[5]۔ جس کو مسیحی کیتھولک فرقے والے بھی مناتے ہیں۔ جسے عبرانی زبان میں "Peach" "Pascha" جو کہ فسح سے مشتق ہے جس کا معنیٰ "چھوڑنا، نظر انداز کرنا"[6] جس کو آزادی کا تہوار یا رسمِ قربانی کہا جاتا ہے[7]۔

بائبل کی کتاب Exodus کے باب نمبر پندرہ میں بہت سے وضاحتیں اور بہت سے مناظرے پیش کیے گئے ہیں لیکن ان میں سے چند آیات پیشِ خدمت ہے۔ باب نمبر بارہ میں خدا نے مصر میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ سے فرمایا" یہ مہینہ تمہارے لئے ہے اور یہ مہینہ اس سال کا ہے اور تمام بنی اسرائیل سے کہو کہ اس مہینے کے دسویں دن ہر بنی آدم اپنے لئے ایک بھیڑ کا بچہ لے لیں، اور ایک بھیڑ اپنے خاندان کے لئے لے لے۔ اور اگر ایک بھیڑ پورے خاندان کے افراد سے زیادہ ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ اسے اپنے قریبی پڑوسیوں میں تقسیم کرے اور لوگوں کی تعداد کو گن لے کہ وہ کتنے ہیں؟ تو آپ لوگوں کی تعداد پر حد مقرر کرو، کہ ان میں سے ایک ایک شخص کیا کھانا پسند کرتا ہے۔ جو جانور آپ منتخب کرتے ہو وہ نر ہو اور اس پر ایک سال گزر چکا ہو اور ہر عیب سے پاک ہو اور آپ اسے گھوڑے یا بھیڑ کے نسل سے چُن لے اور مہینے کے چودہ دن تک اس کا خاص خیال رکھا کریں اور پھر تمام اسرائیل کے افراد اسے شام کے وقت ذبح کریں اس ذبح کئے گئے جانور کے اطراف سے تھوڑا خون لے لیں اور اس خون کو اپنے گھر کی چوکھٹ پر لگائیں جہاں آپ اس کے گوشت کو کھاتے ہیں۔ ایک ہی رات میں اسکے گوشت کو کھائیں، کڑوی جڑی بوٹیوں کے ساتھ اسکو بھونیں اور بغیر خمیر کے روٹیاں بنائیں۔ اس کے گوشت کو ابال کر نہ کھائیں بلکہ سر پاؤں اور اندرونی حصے کو آگ پر بھون کر کھائیں اور صبح تک اس سے کچھ باقی نہ رہے[8]۔ اگر صبح تک کچھ باقی رہ جائے تو اس کو جلادیں چاہے جتنا بھی ہو۔ اپنے چغے کو اپنے کمر بند کے ساتھ باندھو اور پاؤں میں جوتے پہنو اور تمہارے ہاتھ میں جو خوراک ہے، اسے جلدی کھائیے کیونکہ یہ تمہارے خدا کا عیدِ فصیح ہے۔ اور اسی رات میں مصر پر اُتر ونگا، انسانوں اور جانوروں کے پہلے بچے کو مارونگا اور مصر کے خداؤں کو سزا دونگا کیونکہ میں ہی خداوند ہوں[9]، اور یہ خون ایک تمہارے دروازوں پر ایک نشانی ہوگا جہاں تم رہتے ہو، جب میں اس خون کو دیکھونگا تو تمہارے پاس سے گزرونگا اور تباہ کُن طاعون تمھیں نہیں چھو سکے گا جب میں اترونگا[10]۔

تاریخ اور ثقافت کے مطابق بائبل کے ایک کتاب Genesis کی اختتام میں آیا ہے، کہ جب حضرت یوسفؑ اپنے خاندان کے ساتھ مصر گئے تھے تو آپ کے والد کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد آپؑ کے اولاد کو "عبرانی" جمع "عبرانیوں" سے یاد کیا جانے لگا جو مصر کے بادشاہِ وقت "فرعون" کے غلام بن گئے۔ فرعون ان کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتا تھا اور وہ عبرانیوں کے نومولود بچوں کو قتل کرتا اور لڑکیوں کو غلام بناتا تھا۔ عین اُس وقت جب عبرانیوں میں حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے تو آپؑ کی والدہ نے آپؑ کو ایک صندوق میں بند کیا اور اس کو دریا میں ڈال دیا کیونکہ آپؑ کی والدہ جانتی تھی کہ بادشاہ کے حکم کی وجہ سے بچے کی زندگی کو خطرہ تھا اس لئے آپؑ کی والدہ نے آپؑ کو دریا میں ڈال دیا۔ آخر میں اِس بچے کو بادشاہ کے دربار میں پایا گیا اور بادشاہ کے ہاں بڑا ہوا جو کہ حضرت موسیٰؑ تھا۔ ایک دفعہ حضرت موسیٰ بازار گئے تھے جہاں پر دو آدمی تھے ایک عبرانی تھا اور دوسرے کا تعلق کسی اور خاندان سے تھا، حضرت موسیٰؑ چاہتے تھے کہ عبرانی کی مدد کر سکے اس لئے انہوں نے دوسرے شخص کو قتل کر دیا۔ اتفاقاً دوسرے دن حضرت موسیٰؑ اُس راستے سے جا رہے تھے وہی آدمی کسی اور سے لڑ رہا تھا تو حضرت موسیٰؑ نے اس عبرانی کو مارنے کی کوشش کی تو اس شخص نے کہا کہ کل تم نے ایک شخص کو قتل کیا تھا اب مجھے مارو گے جب اس دوسرے شخص نے یہ سُنا تو وہ سیدھا بادشاہ کے پاس چلا گیا اور اسے واقعہ سنایا تو حضرت موسیٰؑ ایک صحرا میں تشریف لے گئے وہاں ان کی ملاقات ایک چرواہے سے ہوئی جو اپنے بھیڑوں کا دودھ دوہ رہا تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے اس کی بیٹی سے شادی کی۔ اللہ تعالیٰ نے صحرا میں حضرت موسیٰؑ کو آواز دی، حضرت موسیٰؑ نے آواز ایک جلتے ہوئی جھاڑی میں سُنی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم میری طرف سے منتخب کئے گئے ہو تاکہ تم عبرانیوں کو فرعون کے غلامی سے نجات دلا سکو۔ حضرت موسیٰؑ نہیں جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت موسیٰؑ کے بھائی ہارونؑ کی مدد سے نوازا[11]۔

حضرت موسیٰؑ اس واقعے کے فوراً بعد مصر لوٹے اور فرعون سے عبرانیوں کی آزادی کا مطالبہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے دس تکالیف کے بارے میں بتایا:

1۔ خون: مصر کا پانی خون میں تبدیل ہو جائیگا اور تمام مچھلیاں مر جائینگی اور استعمال کا پانی نہیں ہو گا[12]۔

2۔ مینڈک: مینڈک مصر کے زمین پر پھیل جائینگے اور لوگوں کو تکلیف دیں گے[13]۔

3۔ جوئیں: مصریوں کے گھروں میں جوئیں پیدا ہوں گی[14]۔

4۔ جنگلی جانور: جنگلی جانور مصریوں کے گھروں میں داخل ہوں گے اور ان کو ہر طرح کی تکلیف دینگے اور تباہی مچائیں گے[15]۔

5۔ طاعون کی وباء: مصری ایک بہت ہی بڑے مرض میں مبتلاء ہوں گے[16]۔

6۔ پھوڑے: مصری اس اذیت میں مبتلاء ہونگے جس سے ان کے سارے جسم میں درد ہو گا[17]۔

7۔ پتھروں کا ژالہ: اِن پر ایک قسم کے پتھر برسائیں جائینگے جس کی وجہ سے ان کی ساری فصل خراب اور تباہ ہو جائی گی[18]۔

8۔ ٹڈّیاں: ٹڈّیاں مصر کی زمین کا بچا ہوا فصل کھائے گی[19]۔

9۔ تاریکی: ایسی تاریکی آئے گی جو پورے مصر پر دن کے لئے چھا جائیں گی[20]۔

10۔ نومولود بچوں کا مرنا: مصر کے خاندان میں نومولود بچے مارے جائیں گے حتیٰ کہ جانوروں کے بچے بھی مارے جائیں گے[21]۔

ان دس اذیتیوں کے بعد حضرت موسیٰؑ اپنے بھائی ہارونؑ کے ساتھ بادشاہ کے پاس گئے اور ان کو توحید کی تبلیغ کی اور کہا کہ عبرانیوں کو آزاد کرو۔ حضرت موسیٰؑ نے عبرانیوں سے کہا کہ مصر سے چلے جاؤ اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بارے میں بتایا تو عبرانی ان کے ساتھ چلے گئے۔ فرعون نے اپنی فوج کو ان کے پیچھے بھیج دیا۔ جب بحیرہ احمر پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خاص رحمت سے نوازا۔ دریا دو حصوں میں بٹ گیا۔ عبرانی دریا میں اُتر گئے اور پار چلے گئے۔ جب سپاہی ان کے پیچھے دریا میں اُتر گئے تو پانی ان کے اوپر آیا، اور وہ ڈوب گئے۔ تو مصر میں عبرانیوں کی یہی کہانی چلتی رہی ۔ تاریخ اور ثقافت کے اوراق سے عبرانیوں نے غلامی سے اس طرح نجات حاصل کی، تو اس لئے یہودی اس تہوار کو آزادی کے طور پر مناتے ہیں، اسی لئے اس تہوار کو آزادی کا تہوار کہا جاتا ہے[22]۔

جدید یہودیت میں عیدِ فصیح کی اہمیت:

عیدِ فصیح میں پانچ اہم نکات ہیں جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جدید یہودیت میں مختلف فرقے ہیں اس لئے عیدِ فصیح کو مختلف انداز میں منایا جاتا ہے، جس سے ان کے مندرجہ ذیل فکریں جنم لیتی ہے:

۱۔ یادیں ۲۔ ایمان ۳۔ خاندان ۴۔ رجائیت پسندی ۵۔ ذمّہ داری

عیدِ فصیح میں شرکت تمام یہودی مردوں اور عورتوں کے لئے ضروری ہے چاہے لڑکا ہو یا لڑکی۔ مطلب یہ کہ ہر عمر کے لوگ خواہ وہ انفرادی یا اجتماعی شکل میں ہو یا مہمانوں کے روپ میں یہود اس تہوار کو ضرور مناتے ہیں، خواہ اکیلے ہوں یا کسی گروہ کی شکل میں اور گھروں میں اپنے خاندان اور مہمانوں کے ساتھ بھی مناتے ہیں[23]۔ یہودیوں کے بائبل کے مطابق یہود اس تہوار کو عبرانیوں کے کلینڈر کے مطابق نِسان کے مہینے میں پندرہ تاریخ کو (جس میں چاند پورے سائز کا ہو) میں مناتے ہیں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں یہ تہوار آزادی کا تہوار ہے اور یہود ماہرین کہتے ہیں کہ یہ تہوار بچوں کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس کو منائیں کیونکہ جب فرعونِ مصر نے حکم دِیا تھا کہ عبرانیوں کے نومولود بچوں کو قتل کرو تو اس وقت بہت سے بچے قتل ہوئے تھے۔ آج بھی امریکہ میں بچے اس تہوار کو اُن قتل کئے گئے بچوں کی یاد میں مناتے ہیں۔ اس لئے یہ تہوار ان کے باپ دادا کی غلامی سے آزادی کی یاد میں منایا جاتا ہے جس کا سامنا ان کے باپ دادا اور نومولود بچوں نے کیا تھا۔ اس لئے ان کا یہ نظریہ ہے کہ مصر سے غلامی کی آزادی کا[24]، اور جب ان

کو اس پیغام کے بارے میں پتہ چلا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ جاؤ عبرانیوں کو دعوت دو اور ان کے لئے ایک نئی دنیا تعمیر کرو۔ اللہ تعالیٰ نے صرف اِن کو اس کام کے لئے منتخب کیا تھا کسی دوسرے کو اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا۔ اس دنیا میں سب سے بڑی فضیلت والا ہمارا خاندان ہے۔ یہود برادری میں خاندان کا اپنا ایک مقام ہوتا ہے۔ ان کے ایمان کے مطابق یہودی اس پوری دنیا پہ حکمرانی کریں گے اگرچہ زیادہ نہ بھی ہو اور اگر زیادہ ہو تو پھر پوری دنیا ان کے لئے ریاست ہوتی۔ یہود اپنے بچوں کا بہت خیال رکھتے ہیں کیونکہ یہ پیدائشی یہودی ہوتے ہیں تو اس لئے ان کے خاندانوں میں عیدِ فصیح ضرور منائی جاتی ہے۔ اس راستے سے یہ کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس اُمید کے ساتھ کہ اس دنیا میں اپنے لئے ایک ریاست قائم کر سکیں تاکہ ان کے بچوں کا مستقبل اچھا ہو[25]۔

ان کا یہ ایمان ہے کہ یہ افضل نزول تھا اور اس لئے یہ اپنے بہتر مستقبل کی پیشگوئی کے لئے اس کو مناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ سے مصر میں فرمایا کہ یہ پہلا مہینہ ہے یہ تمہارے لئے ہے تمام اسرائیل سے کہو کہ اس مہینے کے دس تاریخ کو اپنے لئے ایک بھیڑ خریدو اور ایک ہی رات میں اس کو کھاؤ اور گوشت کو آگ میں بھونوں تلخ جڑی بوٹیوں کیساتھ اور روٹی بناؤ بغیر خمیر کے اور اسے جلدی کھا کر ختم کرو، یہ تمہارے آقا کا عیدِ فصیح ہے[26]۔

عیدِ فصیح میں یہودیوں کی مختلف سرگرمیاں:

اس دنیا میں بہت سے تہوار اور تقاریب منائے جاتے ہیں کچھ اس میں مذہبی ہوتے ہیں جن کی سرگرمیاں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں جو ثقافت، فیشن، مذہب، اور زبان کی مختلف وجوہات پر منحصر ہے۔ ذیل میں عیدِ فصیح کی چند سرگرمیاں بیان کی جاتی ہے۔

طریقہ کار: کمرے کے ایک کونے کو صاف کیا جاتا ہے اور اس میں عیدِ فصیح سے ایک ہفتہ پہلے عید کا تمام سامان جمع کیا جاتا ہے۔ یہ میٹزہ (Matzoth) خاص قسم کا کھانا ہے، اس کی پیکنگ کو بہت ترجیح دیتے ہیں۔ چقندر کو مٹی کے ایک بڑے برتن میں ڈال کر جوش دیا جاتا ہے۔ یہ عیدِ فصیح کا بہت پسندیدہ منصوبہ ہوتا ہے۔ جو کھانا بچ جاتا ہے یہ اس سے منع کرتے ہیں اور اس تہوار کے لئے خاص خوراک کا انتظام کرتے ہیں۔ میٹزہ کسی روٹی کی طرح نہیں ہوتا ہے بلکہ اس میں مختلف ڈشز کے اجزاء ہوتے ہیں[27]۔ سات دن تک آپ تازہ روٹی کھائیں گے اور پہلے ہی دن اگر تمہارے گھر میں جو کچھ کھانا بچ گیا اسے گھر سے نکال دینگے۔ سات دن میں ہر یہودی تازہ روٹی کھالے گا۔ تاکہ تم محسوس کر سکو تازہ روٹی کا تہوار[28]۔

رات کو ایک میز جس کو سِدر (Seder) کہتے ہے اس کو سفید کپڑے سے سجایا جاتا ہے جس میں خوبصورت گلدان ہوتے ہیں اور ساتھ Ker rah بھی ہوتا ہے۔ تین میٹزٹ خوبصورت برتنوں میں ہوتے ہیں۔ شراب کے گلاس کے ساتھ اس کھانے کا آغاز گھر کا سربراہ کرتا ہے۔ جو شراب کے گلاس اور تازہ سبزی سے کرتے ہیں۔ کرپاس کو نمکین پانی میں ڈبویا جاتا ہے۔ زیادہ تر لوگ اس تہوار سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور وہ اس نمکین پانی کو آنسو کا علامت سمجھتے ہیں۔ جب یہود مصر کی غلامی سے آزاد ہوئے تھے[29]۔ یہ طریقہ کار امیر لوگوں کا ہوتا ہے جبکہ غریب لوگ اپنی خوراک کا آغاز سخت اُبلے ہوئے انڈوں سے کرتے ہیں، یہ نمکین پانی کو اپنے مرنے کے بعد کی زندگی کی صبح کی علامت سمجھتے ہیں۔ عیدِ فصیح میں گھر کے بچے کھانا کھانے کے بعد نہیں سوتے[30]۔

نسان کے مہینے کی چودہ تاریخ کو یہ گھروں سے باہر کنیساؤں (Synagogues) میں عبادت کرتے ہیں۔ اس قربانی میں یہ لوگ خوشی سے نئے کپڑے پہنتے ہیں اور خوراک تیار کرتے ہیں جو اس تہوار کو مزید مزین بنا دیتا ہے۔ مہمانوں کیلئے پر تکلف دعوت کا اہتمام کرتے ہیں، صفائی اور عبادت کرتے ہیں۔ اس تہوار کے علاوہ یہ ایک دوسرے سے اس طرح کبھی اکھٹے نہیں ملتے جس میں یہ لوگ اتنی زیادہ خوشی اور رحم پھیلاتے ہیں۔

پکے ہوئے گوشت اور شراب کیساتھ یہ دُعا پڑھتے ہیں حمد و ثناء کیساتھ ہاتھوں کو نیچے کئے ہوئے اپنے آباؤ اجداد کے لئے اس روز یہ قومی تہوار منایا جاتا ہے[31]۔

---

[1] Warren Mathews, World Religions, 6th Edition, old Dominion University, Emeritus, USA, 2010, p, 272.

[2] خروج 12:14-15

[3] Rabbi Wayne Dosick, Living Judaism: "a complete guide to Jewish belief and practice", 2007, PP, 165-172.

[4] https://pjcc.org/jewish-life/jewish-holidays-explained/

[5] خروج 12:20

قاموس الکتاب، ص؛674

[6] خروج 13:12

[7] خروج 15:12

[8] Hanna Goodman, Jewish cooking style around the world gourmet and holiday recipes, Varda books USA, 2002, PP, 191-196.

[9] Rabbi Wayne Dosick, Living Judaism: a complete guide to Jewish belief and practices

[10] Exodus 12:1-33

[11] Exodus 2:11-25

[12] Exodus 7:17–24

[13] Exodus 7:25–8:15

[14] Ex. 8:16-19

[15] Ex. 8:20-32

[16] Ex. 9:1–7

[17] Ex. 9:8–12

[18] Ex. 9:13–35

[19] Ex. 10:1–20

[20] Ex. 10:21–29

[21] Ex. 11:1–12:36

[22] http://www.jewbelong.com/passover/
https://www.haggadot.com/clip/introduction-what-story-passover

[23] Rabbi Telushkin, Joseph, A Code of Jewish Ethics: You Shall Be Holy, Harmony, 2006, PP, 35-36

[24] Rabbi Irving Greenberg, The Jewish Way: Living the Holidays Paperback, A Touchstone Book, New-York, Reprint edition, 1993, PP, 60-122.

[25] Kevin Howard, Marvin Rosenthal, Tom Allen, The Feasts of the Lord: God's Prophetic Calendar from Calvary to the Kingdom, , Thomas Nelson UK, 1997, PP, 112, 334

[26] Exodus, 12:12-13
Exodus 12:17

[27] Warren Mathews, World Religion, P, 273-74.

[28] Exodus, 12:15-20

[29] Warren Mathews, World Religion, p, 272.

[30] Hanna Goodman, Jewish Cooking Around the World: Gourmet and Holiday Recipes,. Varda Books USA, 2002, PP, 191-196.

[31] Jordan D. Rosenblum, Food and identity in early rabbinic Judaism, Cambridge University Press, UK, 2010, PP, 63-98.